

آباد سے۔

خواہ مخواہ سب کو اس کے سرال والے مت بنادیا کر..... جب تک وہ بیا، یہ نہ
جائے اس کا کوئی سرال نہیں ہے۔

عاصم: اچھا جی گھر چلیں آپ..... وہ لوگ گھروالوں سے ملتا چاہتے ہیں۔
ابا: بس جارہا ہوں، جارہا ہوں.....
(سلطان دوائی دیتا ہے۔)

ابا: کتنے پیسے سلطان؟

سلطان: تو بہ کرو بزرگو..... آپ عاصم کے ابا جی ہیں..... ویسے اگر آپ اس کے باپ نہ
بھی ہوتے تو بھی میں پیسے نہ لیتا۔

عاصم: آپ فکر نہ کریں ابا جی..... میں دے دوں گا۔ (ابا جاتا ہے، سلطان ہلاکا سا ہنتا ہے)
پاسپورٹ بن گیا میرا۔

سلطان: صبر بادشاہ صبر..... (ہنستا ہے)

عاصم: یہ تمہیں ہنسی کس بات پر آ رہی ہے۔

سلطان: یاد کرنا تھا راپ آدمی ٹھرکی ہے۔

عاصم: کیا؟

سلطان: ایکسر سوں کو خط لکھواتا ہے مجھ سے؟

عاصم: کیا کو اس کر رہے ہو؟

سلطان: ابھی مجھ سے پلے بیک سگر ستارہ کے لیے خط لکھوا کر گیا ہے۔ ملتا چاہتا ہے بدھا
اس سے بجان اللہ۔

عاصم کے چہرے پر دکھ اور پریشانی آتی ہے۔ وہ سلطان کا چہرہ کھا جانے والی نظر وہ سے
دیکھتا ہے۔)

سلطان: یاد معاف کرنا..... کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی..... عاصم.....؟ عاصم یا۔۔۔؟

سین 9 آوٹ ڈور دن

باپ کھیتوں میں جا رہا ہے۔ پھر ایک سڑک پر پہنچ کر لیز بکس میں احتیاط کے ساتھ لیز
پوست کرتا ہے۔ اس وقت اس کے عقب میں ستارہ کی آواز میں یہ انترہ جاری رہتا ہے
لیکن بہت مدھم۔

جب بھی لکھنا چاند سے لکھنا سورج سے اشلوک
سورج جس کی روشنیوں میں کوئی روک نہ نوک

کٹ

سین 10 ان ڈور دن

(انفارفون پر)

افخار: وکیل صاحب میں خود آپ کے پاس آتا، لیکن میں آوٹ ڈور کے لیے سوات چلا
گیا تھا۔ (وقہ) اوہ نہیں جی کوئی مزے وزے نہیں کیے میں نے..... مجھے خود
جلدی ہے۔ میرا اپنا Interest ہے..... جی..... میں سوڈا یو جانے سے پہلے آپ
کو مختار نامہ دے کر جاؤں گا..... نہیں جی پر دس..... بس آپ تھوڑا سما
بنالیا کریں۔ ہم ایکٹر لوگ اپنی سو شل Margin میں اتنے مستعد نہیں
ہوتے جی و علیکم سلام۔

فون رکھتا ہے چند لمحے بہت غور سے سوچتا ہے پھر چلتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کیرہ
اسے فالو کرتا ہے۔ وہ میرے ہیاں چڑھتا ہے گھری سورج اس پر حادی ہے۔ کیرہ ساتھ
ساتھ جاتا ہے۔

کٹ

سین 11 ان ڈور دن

(ستارہ کا بیڈ روم، ستارہ ایک گولی پانی کے ساتھ ہیتی ہے۔ افخار آتا ہے اور جس طرح وہ گیت سنتے وقت دروازے میں کھڑا تھا آکر اسی طرح دروازے میں رک جاتا ہے۔ اس میں میں افخار اپنی چونچال طبیعت کاملاں نظر نہیں آتا، بلکہ ایک طرح سے حیران اور معجب ہے۔ اسے سمجھ نہیں آرہی کہ وہ مسئلے کو کس طرح سمجھائے۔)

افخار: ستارا.....

ستارا: جی.....؟

افخار: تمہارے لا کر میں کتنے ہزار کا زیور ہو گا؟

ستارا: کیوں.....؟ کیوں پوچھتے ہو؟

افخار: پھر بھی تمہارا کیا اندازہ ہے۔ لا کر میں جوز یور ہے اس کی لاگت کیا ہو گی آج کل۔

ستارا: شاید پونے دولا کھ..... شاید زیادہ۔

افخار: کچھ سیکھنے کے ساتھ Bonds بھی ہوں گے وہاں۔

ستارا: تھے..... ہوں گے شاید.....

افخار: تمہارے لا کر کی چاپی؟

ستارا: سکندر کے چھٹے میں تھی..... اس کی کار کے چھٹے میں۔

(ستارہ ہر قدم پر افخار کے پاس چلی آتی ہے۔)

افخار: تمہارا اکاؤنٹ?

ستارہ: جوائیٹ تھا۔

افخار: اور چیک بک؟

ستارہ: گھر پر تھی..... تم جانتے ہو میں گھر سے کن Conditions میں آئی تھی۔ میرے ساتھ کچھ کچھ نہیں تھا۔

افخار: ستارہ! ایک بار میری بات غور سے سننا اور اس پر عمل کرنا۔

ستارہ: مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ بات کیا ہے؟

- افخار: مجھے تمہارا مختار نامہ چاہیے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کو وکیل سے ملتا پڑے، کورٹ میں جانا پڑے..... دھکے کھانے پڑیں۔
- ستارہ: کیوں کورٹ میں جانا پڑے؟ یہ..... یہ سب انکوارری یہ کیا ہے؟
- افخار: وہ اتنی آسانی سے تمہاری دولت اور اپنی آزادی حاصل نہیں کر سکتا..... وہ اتنی آسانی سے تمہارا سب کچھ نہیں ہتھیا سکتا۔
- ستارہ: خدا کے لیے مجھے کچھ بتاؤ افخار۔ میرے سر میں درد ہونے لگا ہے پھر سے۔
- افخار: میں نے تمہاری طرف سے سکندر پر مقدمہ کر دیا ہے۔ جہاں گیر زیدی برا قابل وکیل ہے۔
- ستارہ: مقدمہ.....؟
- افخار: وہ تمہاری کو بھٹی لا کر کازیور، جوانٹ اکاؤنٹ کا پیسہ سب کچھ رتی تھیں واپس کرے گا۔ ایک ایک پیسہ.....
- (ستارہ یہ سن کر افخار کے منہ پر زبردست چاندماڑتی ہے۔)
- ستارہ: جو کچھ میں نے اسے GIF کر دیا تھا وہ..... تم واپس لینا چاہتے ہو۔..... اس لیے کہ اس کی محبت باقی نہیں رہی تو تم اس پر..... یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہو کہ مجھی پر واپسی رہی.....
- (ستارہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر محبت سے انہیں اپنے ہونٹوں سے لگاتا ہے۔)
- افخار: کاش تم یہ اتنی ساری اجلی محبت کسی کام کے آدمی پر برباد کر دیں۔
- (ستارہ اس کی گال پر اپنا ہاتھ رکھتی ہے۔)
- ستارہ: آئی ایم سوری..... پتا نہیں کیا وجہ ہے، میرے ساتھ کچھ دیر کے بعد سب کے Relations خراب ہو جاتے ہیں۔
- افخار: مجھے مختار نامہ چاہیے ستارہ۔ اسی وقت میں شوڈیو جانے سے پہلے وکیل صاحب کو مختار نامہ دینا چاہتا ہوں۔
- ستارہ: افخار میں جا رہی ہوں۔
- افخار: کہاں؟

ستارہ: سکندر کے پاس..... میرے پاس تمہاری ہمدردی اور مہربانیوں کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے لیکن اب میں اکلی نہیں رہ سکتی۔

انخار: میں تمہیں اس کے پاس بھی نہیں جانے دوں گا..... میں اس کا Calibre جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں یہ ناگ کس میں پر آئے گا۔ اسے کیا چاہیے، یہ صرف میں جانتا ہوں۔

ستارہ: تم نے زندگی بھر مجھے ایک ہی نصیحت کی ہے کہ میں اپنا لائف شاکل تبدیل کر لوں۔ آج کے بعد میں اپنی مرضی سے زندہ رہوں گی۔ اپنے فیصلے خود کروں گی۔

انخار: اچھا ستارہ خدا حافظ۔

ستارہ: خدا حافظ۔

انخار: لیکن اگر تمہیں کہیں پناہ نہ ملے۔ تو اپنے فیصلے سے اپنی مرضی سے واپس چلی آنا۔ یہ گھر تمہارا ہے۔ آج بھی کل بھی ہمیشہ۔

(ستارہ افخار کا ہاتھ چوتھی ہے، مہربانی فرمائ کر اس Move کو غیر ضروری نہ سمجھتے۔)

ستارہ: اگر میں آئی تو اپنے فیصلے سے آؤں گی۔ خدا حافظ۔

انخار: اور اگر تم واپس نہ آ سکیں تو ایک بات یاد رکھنا۔

ستارہ: ہاں۔

انخار: تم میرے دل میں خیال بن کر ملاں بن کر ہمیشہ رہو گی۔

ستارہ: (آہستہ) خدا نہ کرے..... خدا حافظ۔

(ستارہ آہستہ سے میر ہیاں اترتی ہے۔)

فیڈ آؤٹ

میکن 12 ان ڈور شام

(اس وقت سکندر سٹوڈیو میں موجود ہے۔ میوزک ماشر ٹپٹی ستار وال اسار گی والا اور تمیں

ایکسر صورت لڑکیاں بیٹھی ہیں۔ یہ سکندر کے گانے کی آخری ریہر سل ہے۔)

ماشر: دیکھو بیو کم سری ہو کے نہ گانا، بھر کے سر لگانا۔

سکندر: جلدی کریں ماشر جی وقت ہو گیا ہے۔ ریکارڈنگ کا، یہ آخری ریہر سل ہے پلیز۔

(اس وقت عاشی آتی ہے اور اس گروہ سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر گانا سنتی ہے۔ تینوں لڑکیاں،

سکندر اور سازندے سب فرش پر بیٹھے ہیں۔ سکندر ہمار مونیم بجا رہا ہے۔ عاشی اور سکندر

گانے کے دوران ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ لڑکیاں بے چاری غریب سی نظر آتی ہیں۔

میوزک ماشر ساتھ ساتھ داد دیتا ہے۔

کلام عالی جی

سکندر اور آواز کورس لڑکیاں۔)

سکندر: کب تم بھلکے؟ کیوں تم بھلکے، کس کس کو سمجھاؤ گے؟

کورس: کس کس کو سمجھاؤ گے؟

سکندر: اتنی دور تو آپنچھے ہو اور کہاں تک جاؤ گے۔

کورس: اور کہاں تک جاؤ گے۔

(اس وقت ستارہ ایک بیکسی میں سفر کر رہی ہے۔ اس کے گلوzap پر سکندر کی آواز آتی ہے۔

سکندر(انتہا)

بچپن کے سب سنگی ساتھی آخر کیوں کر چھوٹ گئے۔

کورس: آخر کیوں کر چھوٹ گئے۔

سکندر: کوئی یار نیا پوچھئے تو اس کو کیا بتاؤ گے؟

کورس: اس کو کیا بتاؤ گے؟

کٹ

سین 13 ان ڈور دن

(سٹوڈیو میں آتے ہیں۔ اب عاشی بڑے انداز سے انگشت شہادت اور انگوٹھے کو ملا کر

دانیں ہاتھ سے سکندر کو داد دیتی ہے کہ خوب جا رہا ہے یعنی (TA) کا اشارہ کرتی ہے۔

سکندر: اب اس جوش خود آگاہی میں آگے کی کیا سوچی ہے
شعر کہو گے عشق کرو گے کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے

کورس:

کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے
کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے

کٹ

مئین 14 آٹھ ڈور دن

ستارہ سکندر کے گھر میں ڈبل بیڈ پر بیٹھی ہے۔ کمرے میں ادھر ادھر عاشی کی تصویریں لگی ہیں۔ ڈبل بیڈ پر ایک سازھی پڑی ہے۔ ستارہ ڈبل بیڈ پر بیٹھی ہے۔ کمرہ اس کے Point of view سے تصویر دوں کو اور سازھی کو C. میں دکھاتا ہے۔ اس پر کورس کی پچھلی لائنس سوپر اپوز ہوتی ہیں۔

کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے
کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے

جس وقت یہ کورس کی آواز بالکل ہلکی ہو کر فیڈ آٹھ ہوتی ہے۔ سکندر دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ ستارہ کو پا کر ٹھہٹک جاتا ہے۔

سکندر: آپ؟

ستارہ: سکندر۔

سکندر:

میں تو ذلیل آدمی ہوں، لیکن آپ کی ذلت اگلے پچھلے سارے ریکارڈ توڑ گئی ہے۔
غورت جب گھٹایا ہوتی ہے تو مرد سے سو قدم آگے ہوتی ہے۔
تخارہ: جو چاہے کہو جیسے کہو لیکن..... میری بات سن کر۔

سکندر: جو کچھ آپ کے میرے درمیان ہو چکا ہے اس کے بعد اب کچھ کہنے سننے کی گناہ نہیں ہے۔

ستارہ: کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے میری طرف سے زیادتی ہو گئی ہے میری طرف سے۔ میں جانتی ہوں مانتی ہوں.....

سکندر: آپ محترمہ جو بھی چال چلیں گی مجھے اس کے لیے ضرور تیار پائیں گی کیونکہ میں وکیل بھی ہوں۔

ستارہ: میں نے مقدمہ نہیں کیا سکندر۔

سکندر: آپ کے حمایتی نے کیا ہوا گا ایک ہی بات ہے۔

ستارہ: میں معافی مانگنے آتی ہوں تم سے کچھ واپس نہیں لیا جائے گا۔ گھر بار سب کچھ تمہارا ہے۔ سب کچھ (نظریں جھکا کر) میرے سمیت.....

سکندر: محترمہ آپ اس لیے نہیں آئی ہیں کہ آپ کچھ میرے عشق میں بٹلا ہیں بلکہ صرف اس لیے کہ آپ کو پتا چل ہی گیا ہے کہ آپ کا مقدمہ کمزور ہے۔ آپ جیت نہیں سکتیں اور آپ نے سوچا ہے کہ چلو مقدمہ توہار جاؤں لیکن نیک بن کر دیسے بازی جیت جاؤں۔ زندگی کی میں سب جانتا ہوں۔

ستارہ: میں تم پر مقدمہ کر نہیں سکتی سکندر میری طرف دیکھو۔ کبھی میں تمہیں کسی قسم کا الزام دے سکتی ہوں۔ بتاؤ؟

سکندر: آپ تشریف لے جاسکتی ہیں؟ جہاں سے آپ آئی ہیں۔

ستارہ: میں تمہاری بیوی ہوں سکندر۔

سکندر: آپ جب چاہیں گی میں آپ کو طلاق دے دوں گا۔ میں صرف اتنی نیکی کر سکتا ہوں۔

ستارہ: طلاق سکندر.....

سکندر: میرے پاس ان رابطوں کے لیے وقت نہیں ہے، جنہیں وقت کی دیکھ چاٹ گئی۔

ستارہ: (شدت جذبات سے) پتا نہیں سکندر کیا بات ہے۔ میں جانتی ہوں مجت میں صرف وہ لمحے سچے ہوتے ہیں جب دوڑو حصیں ایک دوسرے میں مماٹت ٹلاش

کر کے ایک دوسرے کو اس طرح تلاش کرنے لگتی ہیں۔ جیسے کو لمبی نئی دنیا کو ڈھونڈنے نکلا تھا۔ اس کے بعد محبت عادت بن جاتی ہے۔ Possessive جاتی ہے۔ میں جانتی ہوں، پھر بھی۔

سکندر: (دروازہ کھول کر) میں آپ کو زبردستی نکالنا نہیں چاہتا، لیکن یہ سمجھ لیں میرے پاس آپ کی لمبی باتوں کے لیے کوئی وقت نہیں۔

ستارہ: کوئی طریقہ؟ سکندر کوئی راستہ تمہاری طرف جاتا ہے کے نہیں۔ ہم نے تو ایک دوسرے کو جانے بغیر کھو دیا۔

سکندر: میرے پاس آپ کی ان باتوں کے لیے کوئی ردی کی ٹوکری نہیں رہی۔

ستارہ: (ہاتھ جوڑ کر) سکندر، کچھ باقی رہنے والوں اسے یادداشت کے لیے..... بڑھا پے میں آنسو بہانے کے لیے..... سکھے بھگونے کے لیے.....

سکندر: آپ سے اب جو بھی باقی ہوں گی کورٹ میں ہوں گی۔

ستارہ: کیا کورٹ روم سکندر۔

سکندر: بس ستارہ کافی ہو چکی۔ عاشی آتی ہو گی اسے کسی غلط فہمی میں بتلانہیں کرنا چاہتا۔ خدا حافظ۔

ستارہ: (جیسے کچھ اندر ہی اندر سمجھوتہ کر رہی ہو) ہاں عاشی آتی ہو گی۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا..... یہ تو میں نے سوچا ہی نہ تھا..... (سکندر کے پاس سے گزرتی ہے یکدم سکندر سے لپٹ جاتی ہے۔) خدا کے لیے مجھے نہ بھیجو سکندر خدا کے لیے۔ رسول کے لیے۔

(سکندر اسے اپنے سے علیحدہ کرتا ہے۔)

سکندر: آپ میرے لیے بہت مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔

ستارہ: ہاں، یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ میں تمہارے لیے کیوں مشکلات پیدا کروں گی۔ بھلا..... خدا حافظ..... خدا حافظ..... میں بھلا کیوں مشکلات پیدا کروں گی اور وہ بھی تمہارے لیے۔

(ستارہ جاتی ہے سکندر واپس آتا ہے۔ سگریٹ نکالتا ہے اس میں چرس بھرتا ہے سلگتا ہے)

اور لمبا کش لگاتا ہے اس پر سوپر امپوز کجھے کیا کیاڑھونگ رچاؤ گے۔)

کٹ

سمیں 15 ان ڈور رات

(غمینہ کا کمرہ)

(آپ اندر آتی ہے۔ اس کے بازو پر ایک خوبصورت جوڑا ہے۔ ہاتھوں میں زیورات کا ایک
ڈبہ ہے۔)

آپا: گمینہ (غمینہ کا لہجہ بہت بجاہ ہوا ہے)

گمینہ: آپا: (بہت آہستہ) جی آپا۔

آپا: (کھڑکی کی طرف جا کر) باغ ہی سوکھ چلا ہے۔ اتنی گرمی پڑی ہے اس سال تو
امتناس کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔ تیری کھڑکی کے پاس۔ نہالیا۔

گمینہ: جی۔

آپا: یہ کپڑے پہن لو۔

گمینہ: آپا: یہی ٹھیک ہیں آپا جی۔

آپا: یہ گلابی جوڑا ٹھیک رہے گا۔ اور یہ۔ یہ ڈنڈی جھکی کتنی اچھی لگتی ہے تیرے پہرے
پر یہ پہن لینا۔

گمینہ: اچھا جی۔

آپا: میرا وعدہ ہے میں تجھے اندر نہیں بٹھاؤں گی۔ بس اس کی ما بہنیں ادھر تیرے
کمرے میں آ کر تجھے دیکھ لیں گی ایک نظر۔

گمینہ: ایک ہی بات ہے آپا جی۔

آپا: ایک ہی بات نہیں ہے مری جان لڑ کا اندر نہیں آئے گا۔

گمینہ: وہ بھی اندر آجائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔

لے میں اسے کیوں آنے دوں گی، تیرے کمرے میں۔ ہے ناگلی۔

اچھا جی۔

اب جلدی تیار ہو جانا میری گڑیا..... اچھا چاند..... جلدی کر۔

جی آپا۔

ناشہ کرایا تھا ان۔

ہاں جی۔

(جاتے ہوئے) بڑے اچھے لوگ ہیں پڑھے لکھے سلیقے والے..... اسلام آباد میں رہتے ہیں۔

یہاں نہیں سڑتی رہے گی تو مر بیووں پر (جاتی ہے) کوئی لاکف ہے یہ۔

(مگر یہ جوڑے کو دیکھتی ہے۔ پھر اسے اپنے پلٹ پر پہنچتی ہے۔ اب زیور کا ڈبہ کھولتی ہے۔

جھکے پہنچتی ہے۔ اپنا اپنی نکالتی ہے۔ اور ہر اور دیکھتی ہے پھر کھڑکی سے باہر دیکھتی ہے۔

پھر رکتی ہے، دروازے کی طرف جاتی ہے، ہمان لگا کر دروازے کے ساتھ سنتی ہے پھر

دبے پاؤں کھڑکی تک جاتی ہے۔ اپنی انھاتی ہے اور کھڑکی سے دوسرا طرف کو دو جاتی ہے۔

جب مگریدہ جاتی ہے اس کے بعد کوئی کے کوئے کا نہیں فائدہ نہیں۔ (Effect)

کٹ

میں 16 آوٹ ڈور دن

(مگریدہ اپنی کیس انھائے بارگ میں چھپ کر جا رہی ہے۔ کوئی کوک رہی ہے۔)

کٹ

میں 17 آوٹ ڈور دن

(ستارہ ٹرین میں بیٹھی ہے۔ اس کا سر پشت سے لگا ہے۔ آنکھیں بند ہیں۔ ٹرین چھکا چھک جا رہا ہے۔ ستارہ چہرے سے بیمار نظر آتی ہے۔ اس پر سکندر کی آواز میں سوپر امپوز کیجھے۔)

کب تم بھلے، کیوں تم بھلے، کس کس کو سمجھاؤ گے
اتنی دور تو آپنچے ہو اور کہاں تک جاؤ گے

کٹ

سین 18 ان ڈور دن

(عاصم، آپا جی اور ابا جی بہت پریشان ہو رہے ہیں۔)

آپا: گئی کہاں سے مالٹے کے باغ میں چھپ چھپا کر اور کہاں سے؟

عاصم: اب اس کو کہاں تلاش کریں اچھا ہوا چلی گئی۔

ابا: تلاش کرنے سے کوئی مل تھوڑی جاتا ہے میٹا۔

آپا: اب آپ کی طرح ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائیں ابا جی۔

ابا: اگر تلاش سے کوئی مل سکتا تو..... فیروز نہ مل جاتا..... تارا نہ مل جاتی مجھے۔

آپا: اگر آپ اس گھر میں تارا کا نام کسی نے لیا تو یا تو میں مر جاؤں یا اسے مار دوں گی۔
نام لینے والے کو وہ ہے کون کلمو ہی؟

ابا: تیرے مریں دشمن راشدہ۔ (آہستہ) اب باقی کون رہ گیا ہے۔ عاصم.....

عاصم: دعا کریں وہ ستارہ کے پاس ہی جائے۔

آپا: چپ کر..... میں تو سوچتی ہوں گاؤں والے کیا کہیں گے..... میاں جی کو خبر ہو گی تو..... تو وہ تو ویسے ہی غصے کے دھنی ہیں۔ بڑی بدنامی ہو گی ابا جی..... میں تو کہیں کی نہ رہی آپ لوگوں کو ساتھ لا کر۔

ابا: بدنامی کا داغ برداشت کرنے کو تو ساری عمر پڑی ہے راشدہ..... دکھ تو..... اس کو کھو بیٹھنے کا ہے۔ اس وقت بیٹھ دکھ تو ایک دوسرے سے چھڑنے کا ہے..... (کھڑکی کی طرف جاتا ہے۔ دونوں ہاتھ کھڑکی پر رکھ کر آواز دیتا ہے)
نگینہ..... نگینہ بیٹی..... نگینہ۔ فیروز..... فیروز..... تارا میرے بیٹھے تارا۔

(کوئل کی آواز تارا کے الفاظ پر Echo بن کر چھا جاتی ہے۔ تین مرتبہ باپ تارا کا نام لیتا ہے۔ تین مرتبہ کوئل کی آواز لوٹ کر آتی ہے۔ پھر اس میں ٹرین کی سیٹی مکس بیجھے۔)

کٹ

سمیں 18 آؤٹ ڈور دن

کوئل کی کوک میں ہی ٹرین کی سیٹی مل جاتی ہے۔ ٹرین کا لانگ میں شاٹ بیجھے۔ اس پر ٹرین کی لمبی کوک سوپر امپوز بیجھے۔

کٹ

سمیں 19 ان ڈور دن

(آباجی کا کمرہ..... اس وقت ستارہ آپا کے بلنگ پر بیٹھی ہے۔)

آپا: ستارہ! یہ گاؤں ہے۔ یہاں بہت مشکلات دیے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ سادہ لوگ..... اتنی معافیاں دینے کے عادی نہیں ہوتے جس قدر ہمیں تمہیں درکار ہوتی ہیں۔

ستارہ: آپ مجھے اباجی سے تو مل لینے دیں ایک بار.....

آپا: بہت ہو چکی بہت..... میں یہاں ہوئی عورت ہوں ایسی شادی شدہ عورت جو سر کس میں ایک تار پر چلا کرتی ہے ستارہ یہاں ذرا سی بھول چوک پر معافی نہیں ملتی ساری عمر کے لیے چھٹی ہو جاتی ہے۔ ختم نہما.....

ستارہ: آپ مجھے ایک بار اباجی سے ملنے دیں پھر میں چلی جاؤں گی۔

آپا: اب میں اس قدر کچھی گولیاں بھی نہیں کھیلی ستارہ..... اباجی تم سے مل کر تمہیں

کبھی نہیں جانے دیں گے۔ خود بتاؤ..... جانے دیں گے..... تم کو کیا تباہ جب پلے پلے ہیں۔

ستارہ: آپ نے ضرور مشکلیں جھیلیں ہوں گی۔

آپا: تم کو بھی آج ہی آنا تھا پہنچانے۔ ادھر سے گینہ کا پہاڑ ٹوٹا ہے، ادھر سے تم آگئیں۔ تم کو ہم سے کس قسم کا بدله لینا ہے ستارہ بتاؤ.....

ستارہ: گینہ کو کیا ہوا آیا؟

آپا: گینہ بھاگ گئی ہے۔

ستارہ: (آہستہ) کس کے ساتھ؟

آپا: اپنے سیاہ بختوں کے ساتھ، اپنی بد نصیبی کے ساتھ۔ ہم جیسوں کو کوئی بھگا کر نہیں لے جاتا۔ ہم خود بھاگتی ہیں۔ کبھی ماں باپ کے گھر سے، کبھی سرال سے، کبھی کوٹھے سے، کبھی بندی خانے سے..... ہمارے ساتھ بانہہ پکڑ کر کھال پلانے والا ٹرین کا لکھ خریدنے والا، کسی حق والے گھر میں لے جا کر بٹھانے والا کوئی نہیں ہوتا، ستارہ ہم جب بھی بھاگتی ہیں..... ایکلی..... اپنے سیاہ نصیب کا ہاتھ خام کر..... ہمیں بھگانے والا کوئی نہیں ہوتا ستارہ.....

ستارہ: اچھا آپا..... میں تو بڑی امید سے آئی تھی کہ..... کہ یہ میرا گھر ہے۔ (چلتی ہے)
میرا اپنا گھر.....

آپا: (پاس آتی ہے) ستارہ.....

ستارہ: جی آپا.....

آپا: دیکھ اگر وہ میرے میاں جی تمہیں معاف بھی کر دیں۔ اگر وہ گاؤں والے اس بات کا گلہ بھی نہ کریں کہ تو گانے والی رہ چکی ہے۔ تو بھی تو یہاں نہیں رہ سکے گی۔ بلا مشکل ہے۔

ستارہ: کیوں آپا..... (یکدم) مجھے اپنے فدوں میں رکھ لو آپا..... میں ساری عمر..... ساری عمر..... آپا جی.....

آپا:

ستارہ:

آپا:

ستارہ:

آپا:

ستارہ:

آپا:

ستارہ:

ستارہ جاتی ہے کسراہ آپا کے چہرے پر آتا ہے۔ اس کی آنکھوں سے چھاچھپ آنسو گر رہے ہیں۔)

ڈزالو

میں 20 ان ڈور دن

(پچھلے میں سے ہم یکدم گھڑی پر آتے ہیں۔ یہ گھڑی دیوار پر لگتی ہے۔ ضرف اس کے پنڈولم کی حرکت کو 1.0 میں دکھائیے۔ پھر کسراہ بیک ہو جاتا ہے۔ یہ سکندر کا گھر ہے۔ اس وقت یہاں عاشی اور افخار موجود ہیں۔ پنڈولم سے ہم افخار پر آتے ہیں۔ وہ اس وقت بہت پریشان بیٹھا ہے۔)

- افخار: میں سکندر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں وہ جانتے ہوں گے۔
 عاشی: بد قسمتی سے ابھی ابھی وہ باہر گئے ہیں۔
- افخار: آپ؟ آپ جانتی ہیں.....؟
 عاشی: میں خود ابھی آئی ہوں۔ دیکھ لجھے۔ میں نے تو ابھی میک اپ بھی نہیں اتنا رامز دھونے کی فرصت نہیں ملی مجھے۔
- افخار: کب تک آئیں گے سکندر صاحب؟
 عاشی: بادشاہ آدمی ہیں۔ شاید سگریٹ لینے کئے ہوں۔ شاید ہواں جہاز پکڑ کر کراچی جا پہنچیں۔
- افخار: میں چلتا ہوں پھر.....
 عاشی: نا، جی ناں بیٹھئے، کبھی کبھار تو آتے ہیں آپ۔ بیٹھئے پلیز۔
- افخار: (تذبذب میں پہلے اٹھتا ہے پھر بیٹھ جاتا ہے) شاید کسی ملازم کو معلوم ہو کہ کہ شاید کسی ملازم کو پتا ہو کہ ستارہ یہاں آئی تھی کہ نہیں۔
- عاشی: اس قدر پر بیٹھانی کی بات بھی نہیں ہے افخار صاحب۔ وہ کوئی کاکی چھپنی نہیں ہے، عورت ہے، دنیادار ہے، گم نہیں ہو جائے گی، چھوٹے بچے کی طرح۔
- افخار: دراصل وہ تھوڑی دیر پہلے بہت یمارہ چکلی ہے۔ نہ س بریک ڈاؤن سے میں ڈرتا ہوں.....
- عاشی: کیسا ڈر.....؟
 افخار: بہت سے ڈر ہیں۔ ایک نکالتا ہوں تو دوسرا آ جاتا ہے، ڈرانے اس کے پرس میں پیسے بھی زیادہ نہیں ہیں۔
- عاشی: وہ عموماً ذائقہ پہنچتی ہے، فکرنا کریں آپ، اوپنچے Taste کی عورت ہے۔
 افخار: وہ صرف ضدی ہے..... اگر..... اگر کہیں اس کے دل میں خود کشی کا خیال آگیا تو دیکھئے وہ عورت کم ہے، آرٹسٹ زیادہ ہے..... یہ آپ کے میرے لیے سمجھنا مشکل ہے لیکن
- عاشی: آپ کی نائی کی ناث نہیں ہے..... (آہستہ) میں ٹھیک کر دوں۔
 افخار: شکریہ..... میں مجھے دراصل نائی کی ناث لگانی نہیں آتی..... (ناث ٹھیک کرتا ہے)

(اب عاشی اس کے پاس بیٹھتی ہے اور محبت سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔)

عاشر: بڑی خوش نصیب ہے ستارہ..... آپ اس کے متعلق اس قدر سوچتے ہیں، اس کے لیے ڈرتے ہیں اور کیا چاہیے کسی عورت کو؟

انختار: میں اس دن کے لیے..... میک اپ روم والے واقعے کے لیے کسی دن معافی مانگنے آؤں گا، آج دراصل آج میں بہت پریشان ہوں۔

عاشر: معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے..... کچھ لوگوں کے ہاتھوں دیے بھی مر جانے کو جی چاہتا ہے۔

انختار: (جیرانی سے) جی؟

عاشر: کبھی آپ کو خیال آیا کہ..... کہ ہم دونوں کتنی فلموں میں اکٹھے کام کرچکے ہیں اور پھر بھی ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں۔

(انختار کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے۔)

انختار: میں واقفیت کے لیے پھر حاضر ہوں گا کسی روز.....

عاشر: کواڑ میں میں آپ کے لیے..... کالی رات میں آپ میرے لیے مر گئے..... ”جیتے جی“ میں ہم دونوں بیا ہے گئے۔ اتناسب کچھ ہوا ہمارے درمیان اور..... آپ نے کسی دن نہ دیکھا کہ میں ایکث نہیں کر رہی۔

(انھاتا ہے اور عاشی کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتا ہے)

انختار: یہ مت سمجھتے میں اس توجہ کا مشکور نہیں ہوں صرف آج..... کی چھٹی دیجھے مجھے خدا حافظ۔

عاشر: پھر آئیے گا ضرور.....

انختار: (جاتے ہوئے) ان شاء اللہ..... ضرور آؤں گا۔

(انختار جلدی سے جاتا ہے)

(اس وقت سکندر اندر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے)

سکندر: یہ کیا کر رہی تھیں؟

عاشر: مجھے اصلی زندگی میں ایکٹ کر کے براہم الستا ہے۔

سکندر: عجیب Hobby ہے۔

عاشی: اس پنڈولم کو دیکھتے ہو.....

سکندر: کیا ہے کبھی ادھر کبھی ادھر.....

عاشی: سب آدمی..... اسی طرح ہوتے ہیں ان کی نیکی ان کی بدی سب پنڈولم کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر..... کوئی آدمی ہمیشہ نیک نہیں ہوتا..... پنڈولم کی طرح اس کی نیکی بھی مچلتی رہتی ہے، کبھی ادھر Extreme پر..... کبھی ادھر پر۔

سکندر: میں تو ذرگیا تھا کہ کہیں بچی گئیں تم ہاتھ سے۔

عاشی: مجھے مردوں کو پنڈولم کی طرح روائی کر کے بذا مزہ ملتا ہے۔ میں دیکھتا چاہتی ہوں کسی Situation میں کسی مرد کے کندھے دیوار سے لگتے ہیں، کن حالات میں وہ گھٹنے میلتا ہے، کب وہ بازو پھیلاتا ہے، خدا قسم ہمارے سکرین پلے لکھنے والوں کی تو کچھ Study نہیں ہوتی۔ سگریٹ بجھا کا Honey۔ کمرے میں بو بھر گئی ہے.....

سکندر: (جلدی سے اسے بازو میں لے کر) میرا مشاہدہ کرنے کے بعد مجھے چھوڑنہ دینا..... طلاق نہ دے دینا۔

عاشی: سوچیں گے سوچیں گے، ہنی جی اتنی جلدی کیا ہے؟

کرت

سین 21 ان ڈور دن

(برالناک میوزک..... افخار کا گھر، ستارہ سیر ہیاں چڑھتی آتی ہے، سیر ہیوں کے آخر میں افخار کھڑا ہے۔ یکدم وہ مڑ کر دیکھتا ہے، بھاگ کر نیچے کی طرف آتا ہے، آدمی سیر ہیوں پر آپس میں بغل گیر ہوتے ہیں۔)

افخار: ستارا.....

(موسیقی بند ہوتی ہے)

میں اپنی مرضی سے آئی ہوں افتخار..... اپنی مرضی سے
 تارا..... تارا..... تارا..... بہت دیر کر دی تم نے اتنی رات گئے، گھر لوٹنے ہیں۔
 (افتخار کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔)
 گھروالوں کا کچھ فکر نہیں تھا تمہیں؟ پتہ ہے اتنی دیر میں کیا بیت جاتی ہے دل
 پر..... میں تمہارا دوست بھائی ناخدابو کچھ بھی ہوں، بڑے تذبذب میں ہوں۔
 (کوکل کی آواز پر سوپر اپوز۔)
 یہ جملے عشق کے نہیں ہیں۔ خالصتاً ہمدردی کے ہیں۔
 کوکل کی آواز پر سوپر اپوز۔)

قسط نمبر ۱۱

کردار

ستارہ
 سکندر
 عاشی
 اباجی
 آپا
 عاصم
 افتخار
 خانسامان
 چوکیدار
 جعداری
 غوری
 دیرانہ
 سینٹھ صاحب
 ڈاڑھیکش (نیا چہرہ)
 میوزک ڈاڑھیکش (نیا چہرہ)